Regd No S. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
اخبار
المصلح
روزنامہ
ایڈیٹر: عبدالقادر بی اے

ٹیلیگرافک ایڈریس ۱۴۱۱
فی پرچہ ۲ / ماہانہ ۳ / ۱۲

جلد ۵ | ۱۰ شہادت ۱۳۳۲ ھش ۱۰ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱

مشرقی پنجاب میں بعض عناصر تشدد کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں

اسمبلی میں وزیر اعلےٰ بھیم سین سچر کا انکشاف

نئی دہلی ۹ اپریل۔ مشرقی پنجاب کے وزیر اعلےٰ بھیم سین سچر نے کل صوبائی اسمبلی میں اس امر کا انکشاف کیا کہ صوبے میں بعض تخریب پسند عناصر تشدد کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا حکومت کے پاس ایسی اطلاعات پہونچی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تخریبی عناصر لوگوں کو مسلح کرکے انہیں حکومت کے خلاف تشدد استعمال کرنے کی ترغیب دلا رہے ہیں۔ وہ ایسے حالات پیدا کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ فوج اور پولیس مفلوج ہو کر رہ جائے۔ اس سے قبل بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کاٹجو پارلیمنٹ میں بتا چکے ہیں کہ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستی یونین کے بعض دیہات میں کمیونسٹوں نے متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔

ڈاکٹر مصدق اور شاہ ایران کے حامیوں میں تصادم

تہران ۹ اپریل۔ یہاں آج بھی ایرانی پارلیمنٹ کا اجلاس نہ ہو سکا۔ پارلیمنٹ کی عمارت کے باہر ڈاکٹر مصدق کے حامیوں اور شاہ ایران کے حامیوں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ جس میں ۱۶ افراد زخمی ہوئے۔ سات اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

غذائی صورتحالات پر قابو پانے کیلئے اس سال ۱۵ لاکھ ٹن گیہوں درآمد کرنا پڑیگا

اناج کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں اعلےٰ اختیارات کی ایک ہنگامی کمیٹی مقرر کرنیکا فیصلہ

یہ کمیٹی جنگی پیمانے پر نہائت تیزی سے اقدامات کریگی۔ پریس کانفرنس میں خواجہ ناظم الدین کا اعلان

کراچی ۹ اپریل۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج تیسرے پہر ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت نے اناج کی پیداوار بڑھانے کے لئے اعلےٰ اختیارات کی ایک ہنگامی کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کمیٹی اس بات کا انتظام کرے گی کہ اناج کی پیداوار بڑھانے کے تمام منصوبوں کو جنگی پیمانہ پر تیزی سے عملی جامہ پہنایا جائے۔ کمیٹی اس سلسلے میں طویل المیعاد منصوبے مرتب کرنے کے متعلق بھی حکومت کو مشورہ دے گی۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ تمام صوبائی حکومتوں کو بھی ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اسی نوعیت کی صوبائی کمیٹیاں بنا لیں۔ ان کمیٹیوں کو وہ تمام ضروری اختیارات حاصل ہوں گے۔ جن کی مدد سے اناج بڑھانے کی تدبیروں پر انتہائی پھرتی سے عمل کیا جا سکے گا۔ — ملک کی غذائی صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر اعظم نے بتایا کہ ملک کو قحط اور بدحالی سے بچانے کے لئے آئندہ بارہ مہینوں میں ۱۵ لاکھ ٹن اناج درآمد کرنا پڑے گا آپ نے کہا آئندہ ۳ ماہ کے اندر اندر پاکستان کو گیہوں ملنا شروع ہو جانا چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ ہم اپنے وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے اتنی بھاری مقدار میں گیہوں درآمد نہیں کر سکتے۔ اسلئے امریکہ سے امداد کی غیر رسمی درخواست کی گئی ہے۔ اور عنقریب اس بارے میں باضابطہ تحریک بھی کی جائے گی آپ نے امید ظاہر کی کہ امریکہ ۱۰ لاکھ ٹن گیہوں امداد کے طور پر دے دیگا۔ باقی پانچ لاکھ ٹن کا انتظام کولمبو منصوبے کے تحت کیا جائے گا جس میں آسٹریلیا اور کینیڈا بھی شامل ہیں۔ درآمد شدہ ۱۵ لاکھ ٹن میں سے ۱۲½ لاکھ ٹن سے تو متوقع کمی کو پورا کیا جائے گا۔ باقی ۲½ لاکھ ٹن گیہوں نرخوں کو گرانے کے کام آئے گا۔ نیز یہ سال کے آخر میں محفوظ ذخیرے کے طور پر بھی کام دے گا۔ (باقی صفحہ پر)

انگلستان کے مشہور فلسفی کی وفات

لنڈن ۹ اپریل۔ انگلستان کے مشہور فلسفی سی۔ ای۔ ایم جوڈ کا آج انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۱ سال تھی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۹ اپریل۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مبلغین کرام کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۹ اپریل۔ احمدیہ شعبۂ اطلاعات کی طرف سے آج شام مکرم مولوی احمد شاہ صاحب۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم مولوی منور احمد صاحب کے اعزاز میں ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مبلغین کرام کے علاوہ مقامی جماعت کے بعض دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ — مکرم مولوی احمد شاہ صاحب نائیجیریا میں ۵ سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان تشریف لائے ہیں۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم مولوی منور احمد صاحب اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے مشرقی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں یہ دونوں مجاہد انشاء اللہ العزیز کل تیسرے پہر بحری جہاز کے ذریعہ ممباسہ روانہ ہوں گے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت اپنی منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور ان کی تبلیغی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

سید میراں محمد شاہ مستعفی ہو گئے

کراچی ۸ اپریل۔ سید میراں محمد شاہ سفیر پاکستان متعینہ سپین بعض نجی وجوہات کی بنا پر اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

بھارت میں مقیم قبائلی پٹھان پاکستانی قومیت برقرار رکھنے کے خواہاں ہیں

پٹھانوں کے نمائندہ وفد کی پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر شعیب قریشی سے ملاقات

نئی دہلی ۹ اپریل۔ ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر شعیب قریشی نے بتایا ہے کہ بمبئی اور احمد آباد میں رہائش رکھنے والے ہر قبائلی پٹھان کی یہ خواہش ہے کہ وہ جلد سے جلد پاکستانی پاسپورٹ حاصل کرے۔ تا اس کی پاکستانی قومیت کے بارے میں کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ مسٹر شعیب قریشی نے جو بمبئی اجمیر اور بھوپال کا دورہ کرنے کے بعد حال ہی میں یہاں واپس آئے ہیں آج ایک خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ جب میں بمبئی پہونچا تو وہاں سکونت رکھنے والے قبائلی پٹھانوں کے ایک نمائندہ وفد نے مجھ سے ملاقات کی۔ وفد نے پاکستان کے ساتھ اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے علاوہ یہ بھی کہا کہ نہیں "پختونستان" کی نام نہاد تحریک سے کوئی واسطہ نہیں ہے انہوں نے بتایا کہ بمبئی کی پختونستان مجلس کی طرف سے پچھلے دنوں جو جرگہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں صرف ۱۹ پٹھان شریک ہوئے تھے حالانکہ بمبئی میں رہنے والے قبائلی پٹھانوں کی تعداد ۸۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح احمد آباد میں بھی ۴۰ کے قریب پٹھان مقیم ہیں وہ بھی پاکستانی پاسپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر شعیب قریشی نے بتایا کہ قبائلی پٹھانوں کے مطالبہ کے پیش نظر عنقریب پاسپورٹ آفس کا ایک پاکستانی افسر نئی دہلی سے بمبئی بھیجا جائے گا۔

حکومت پاکستان نے ۲ اپریل ۵۳ء سے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کے انتخاب پر

نواب صاحب ممدوٹ کا اعتراض

لاہور ۹ اپریل۔ نواب افتخار حسین خاں آف ممدوٹ نے اس طریق کار پر اعتراض کیا ہے۔ جس کے مطابق جناح عوامی لیگ کے کنوینر مسٹر حسین شہید سہروردی نے عوامی لیگ کی مجلس عاملہ نامزد کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نواب صاحب ممدوٹ نے جناح عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کے اس اجلاس میں شرکت نہیں کی تھی۔ جو پچھلے دنوں شیخوپورہ میں منعقد ہوا تھا۔

اطالوی جہاز ناکہ بندی سے بچکر نکل گیا

تہران ۹ اپریل۔ ایک اور تیل بردار اطالوی جہاز برطانیہ کی ناکہ بندی سے بچ کر اٹلی کی ایک بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس جہاز میں دس ہزار ٹن ایرانی تیل لدا ہوا ہے۔ یہ دوسرا جہاز ہے۔ جو ناکہ بندی سے بچ کر ایرانی تیل اٹلی لایا ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لائٹس کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلّم کا پاک کلام

اپنی اولاد کی عزّت کرو

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے)

عن انس بن مالک یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکرمو اولادکم واحسنوا ادبھم (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو۔ اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

تشریح:۔ اسلام نے جہاں والدین کا حق اولاد پر تسلیم کیا ہے۔ اور اولاد کو ماں باپ کی عزت اور خدمت کی انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ وہاں والدین کو بھی حکم دیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی اولاد کا واجبی اکرام کریں۔ اور ان کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں۔ جس سے ان کے اندر وقار اور عزتِ نفس کا جذبہ پیدا ہو۔ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بہترین صورت میں ادا کر سکیں۔ اور قومی ترقی کا موجب ہوں۔ حق یہ ہے۔ کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ بلکہ کوئی قوم تنزل سے بچ نہیں سکتی۔ جب تک کہ اس کے افراد اپنے پیچھے اپنی اولاد کو اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر نہ جائیں۔ اگر ہر باپ اس بات کا اہتمام کرے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو علم اور عمل دونوں میں اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر جائے گا۔ تو یقیناً قوم کا ہر اگلا قدم پچھلے قدم سے اونچا اٹھے گا۔ اور ایسی قوم خدا کے فضل سے تنزل کے خطرات سے محفوظ رہے گی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اکثر والدین اس زریں اصول کو مدنظر نہیں رکھتے جس کی وجہ سے کئی بچے ماں باپ سے بہتر ہونا تو درکنار ایسی حالت میں پرورش پاتے ہیں۔ کہ گویا ایک زندہ انسان کے گھر میں مردہ بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایسے ماں باپ بچوں کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا تو خیال رکھتے ہیں۔ اور کسی حد تک ان کی تعلیم کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ مگر ان کی تربیت کی طرف سے عموماً ایسی غفلت برتتے ہیں۔ کہ گویا یہ کوئی قابلِ توجہ چیز ہی نہیں۔ حالانکہ تربیت کا سوال تعلیم کی نسبت بہت زیادہ ضروری اور تربیت کا مقام تعلیم کی نسبت بہت زیادہ بلند ہے۔ ایک کم تعلیم یافتہ مگر اچھے اخلاق کا انسان جس میں محنت اور صداقت اور دیانت اور قربانی اور خوش خلقی کے اوصاف پائے جائیں۔ اس اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان سے یقیناً بہتر ہے۔ جس کے سر پر گدھے کی طرح علم کا بوجھ تو لدا ہوا ہے۔ مگر وہ اعلیٰ اخلاق سے عاری ہے۔ اور قرآن شریف نے جو لاتقتلوا اولادکم (یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) کے الفاظ فرمائے ہیں۔ ان میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ کہ اگر تم اپنے بچوں کی عمدہ تربیت اور اچھی تعلیم کا خیال نہیں رکھو گے۔ تو تم گویا انہیں قتل کرنے والے ٹھیرو گے۔

باقی رہا اس حدیث کا دوسرا حصہ یعنی اولاد کا اکرام کرنا سو یہ بات وہ ہے۔ جس میں اسلام کے سوا کسی دوسری شریعت نے توجہ ہی نہیں دی۔ کیونکہ دنیا کے کسی اور مذہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا۔ کہ اولاد کے واجبی اکرام کے بغیر بچوں کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ بعض نادان والدین بچوں کی محبت کے باوجود ان کے ساتھ بظاہر ایسا پست اور عامیانہ سلوک کرتے اور گالی گلوچ سے کام لیتے ہیں۔ کہ ان کے اندر وقار اور خودداری اور عزتِ نفس کا جذبہ ٹھٹھر کر ختم ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے آقا فداہ نفسی کی یہ تعلیم درحقیقت سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے۔ کہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی واجبی اکرام سے پیش آنا چاہیئے۔ کاش مسلمان اس حکیمانہ تعلیم کی قدر کریں۔

حربی دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امّر امیر علیٰ جیش اوسریۃ قال اغزوا بسم اللہ ولاتغلوا ولاتغدروا ولاتمثلوا ولاتقتلوا ولیدا ولا امرأۃ۔ (مسلم)

ترجمہ بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہؓ کی کوئی پارٹی جہاد کے لئے روانہ فرماتے۔ تو اس کے امیر کو نصیحت فرماتے تھے۔ کہ اللہ کا نام لے کر خدا کے رستہ میں نکلو۔ اور کبھی خیانت نہ کرو۔ اور نہ کبھی دشمن سے بدعہدی کرو۔ اور نہ قدیم وحشیانہ طریق کے مطابق دشمن کے مقتولوں کے اعضاء وغیرہ کاٹو۔ اور نہ کسی بچے یا عورت کو قتل کرو۔

تشریح:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد ابتدائی جنگوں میں صحابہؓ اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اسلام نے کفار کے مظالم اور ان کی جارحانہ کارروائیوں سے مجبور ہو کر تلوار اٹھائی۔ لیکن اس کے بعد مسلمانوں نے ظالم دشمن کے ساتھ بھی حسنِ اخلاق کا وہ نمونہ دکھایا۔ جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ عاجز ہے۔ عربوں میں عورتوں اور بچوں تک کو قتل کر دینے کا طریق عام تھا بلکہ یہ طریق موسوی شریعت کے قیام سے دنیا کے معتدبہ حصہ میں وسیع ہو چکا تھا۔ اور اس کے علاوہ عربوں میں یہ بھی رواج تھا۔ کہ مفتوح دشمن کے مقتولوں کے ناک۔ کان وغیرہ کاٹ کر اپنی وحشیانہ خوشی کو کمال تک پہنچاتے تھے۔ اس قبیح رسم کو عرب لوگ مثلہ کرنا کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب ظالمانہ طریقوں کو سختی کے ساتھ روک کر حربی دشمن کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تعلیم دی۔ اور خیانت اور غداری اور بدعہدی کو قطعی حرام قرار دے کر دنیا میں ایک اعلیٰ ضابطۂ اخلاق کی بنیاد قائم کی۔

اس کے علاوہ جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا۔ کہ حربی دشمن کے بوڑھے لوگوں اور مذہبی خدمت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والوں کے خلاف خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ اور جیسا کہ قرآن شریف سورہ محمدؐ میں فرماتا ہے۔ جنگی قیدیوں کے متعلق بھی حکم دیا۔ کہ انہیں قتل نہ کیا جائے۔ بلکہ یا تو انہیں بطور احسان چھوڑ دیا جائے۔ اور یا واجبی فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ اور بہرحال جنگ کے اختتام کے بعد ان کی قید کو لمبا نہ کیا جائے۔ اور دورانِ قید میں بھی جنگی قیدیوں کے ساتھ اسلام نے حسنِ سلوک کا اس تاکید کے ساتھ حکم دیا کہ خود غیر مسلم قیدیوں کی روایت ہے۔ کہ مسلمان ہمیں اچھا کھانا دیتے تھے۔ اور خود معمولی خوراک پر گزارہ کرتے تھے ہمیں اونٹوں پر سوار کراتے تھے۔ اور خود پیدل چلتے تھے۔ کیا کسی حربی دشمن کے ساتھ دنیا کی کسی قوم نے تاریخ کے کسی زمانہ میں اس سے بہتر سلوک کیا ہے؟

باقی رہا دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ سو اس کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔ لایجرمنکم شنان قوم علی الاتعدلوا اعدلو ھو اقرب للتقوی" یعنی اے مسلمانو کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے۔ کہ تم اس کے متعلق عدل و انصاف کے رستہ سے ہٹ جاؤ۔ بلکہ تمہیں چاہیئے۔ کہ ہر حال میں دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کا سلوک کرو۔ کہ یہی تقوے کا تقاضہ ہے" اور خدا متقیوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے مگر افسوس کہ دنیا نے اسلام کی اس شاندار تعلیم کی قدر نہیں کی۔ (چالیس جواہر پارے)

لازمی چندوں کی ادائیگی ہر احمدی پر فرض ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہر فردِ جماعت پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے۔ کہ اپنی آمد کا خاص حصہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ ایک بڑا طبقہ اپنی اس ذمہ داری کو بطریقِ احسن پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست ایسے ہیں۔ جو سستی دکھاتے ہیں۔ یا بعض بالکل ادا نہیں کرتے۔ جس سے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احباب جماعت کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ چلنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے۔ اس میں وہ حصہ نہیں لیتے۔ مؤخر الذکر احباب کے لئے قانون یہ ہے۔ کہ ان کو ہر طرح سے اور ہر ممکن ذریعہ سے ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔ اگر وہ پوری شرح سے چندہ دینے سے واقعی معذور ہوں۔ تو اپنی معذوری بیان کر کے کم شرح سے چندہ دینے کی منظوری حاصل کریں۔ لیکن اگر باوجود ہر قسم کی کوشش کے اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امورِ عامہ میں کی جائے۔ اور نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع دی جائے۔ اس ضمن میں یہ امر واضح رہے۔ کہ اس قسم کے نادہندوں کی رپورٹ کرنا عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں۔ تو وہ ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

درخواست دعا

میرا اور بعض دیگر احمدی نوجوانوں کا محکمانہ ٹیکنیکل کا فائنل امتحان عنقریب شروع ہو رہا ہے۔ بزرگانِ جماعت اپنی خاص دعاؤں سے ہماری مدد فرما کر ہم پر نوازش فرماویں۔

بشیر احمد سیال کورنگی کریک

شرح چندہ اخبار المصلح کراچی

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲ روپے بارہ آنے
فی پرچہ	دو آنے

مینیجر المصلح کراچی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۵۲ء

بہترین طرز حکومت جمہوریت ہے

ایک معاصر نے اپنے ایک اداریہ میں کہا ہے۔ کہ جمہوریت بے شک بہترین طرز حکومت ہے۔ مگر یہ ایسے ملکوں میں ہی کامیاب ہو سکتی ہے جہاں عوام کا معیارِ تعلیم اعلےٰ ہو۔ جہاں سب لوگ عقلمند بستے ہوں۔ پھر معاصر لکھتا ہے کہ حکومت خواہ کسی طرح کی ہو بادشاہی ہو یا ڈکٹیٹر شپ خواہ جمہوریت ہو۔ مگر وہی حکومت بہتر ہے۔ جو نظم ونسق کے علاوہ عوام کی خوراک بود وباش اور معاشرت او ہر طرح کی خوشحالی کا بندوبست کرے۔ معاصر کے خیال میں اگر بادشاہی یا ڈکٹیٹر شپ بھی ایسا بندوبست کر سکے تو وہی بہتر ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ زمانہ میں حکومت کے ذمہ ملک میں نظم ونسق قائم رکھنے کے علاوہ اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ اور ہر قسم کی حکومتیں گزشتہ زمانہ میں بھی ان امور کا کسی نہ کسی حد تک خیال رکھتی رہی ہیں۔ یہاں تک کہ خود مختار بادشاہ بھی جن کا حکم ہی قانون ہوتا تھا بغیر ان امور کا خیال رکھنے کے کامیابی سے حکومت نہیں کر سکتے تھے۔ اور آجکل ڈکٹیٹر تک بھی جو خود مختار بادشاہوں سے بھی زیادہ خود مختار ہوتے ہیں۔ ان سب امور کا خیال رکھتے ہیں۔ اور باوجود طاقت کے رعب کے وہ بھی عوام کی بہبودی کا بندوبست کرنے کے بغیر حکومت نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ بھی درست ہے کہ بعض ڈکٹیٹر ملک کے لئے اچھا کام بھی کرتے ہیں مگر ڈکٹیٹر شپ ایک عارضی چیز ہے۔ جو خاص شخصیت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اگر ڈکٹیٹر اچھا ہو تو ملک کی کچھ بھلائی کر سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اچھے سے اچھا ڈکٹیٹر بھی انسان ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایک خود مختار انسان خواہ وہ کتنا ہی محب وطن اور عقلمند کیوں نہ ہو تمام ملکی معاشرتی اور دیگر مسائل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔ بے شک ایک قومی انسان جسکے ساتھ قوت ہو قوت کے رعب سے کچھ عرصہ کے لئے ملک میں نظم وضبط قائم رکھ سکتا ہے۔ مگر یہ دور زیادہ مدت تک قائم نہیں رہ سکتا۔ ایک قوم اس وقت تک صحیح متوازن اور عدل وانصاف کے اصولوں کے مطابق نشوونما نہیں پا سکتی جب تک خود عوام کی ذہنیت کا معیار بلند نہ ہو جب تک ملک میں کوئی قانون نہ ہو۔ جب تک تمام چھوٹے بڑے اس قانون کی پابندی نہ کریں۔ اچھے ڈکٹیٹر کی مثال آندھی کی ہوتی ہے جو بے شک گندی ہوا کو عارضی طور پر صاف کر دیتی ہے۔ اور امراض کے جراثیم فنا کر دیتی ہے۔ لیکن اگر ہمیشہ ہی آندھی چلتی رہے تو زندگی دوبھر ہو جائے۔

اس لئے جیسا کہ معاصر نے کہا ہے بہترین طرز حکومت جمہوریت ہی ہے بیشک جمہوریت کسی قدر سست رفتار ہوا کرتی ہے اور اس میں ترقی آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ لیکن ترقی وہی پائیدار بھی ہوتی ہے۔ جو آہستہ آہستہ ہو۔ اور اس کی اتنی جڑیں مضبوط ہوں کہ اگر کبھی آندھی بھی چلے۔ تو وہ متزلزل نہ ہوں۔ جمہوریت میں بھی ایسے انسان جن میں اچھا کام کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے اگر چاہیں تو ملک وقوم کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ اور جمہوری اصولوں کا پابند رہ کر ملک وقوم کی ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتے ہیں۔ اور قومی کاموں کی رفتار تیز کر سکتے ہیں۔ وہ ملک و قوم کو اپنی قابلیت سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں مگر فوری انقلاب بجائے مفید ہونے کے اکثر باعث نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح ملک میں جو ابتری پھیلتی ہے۔ اور ابتری سے جو نقصانات ہوتے ہیں۔ اس کی تلافی اکثر صدیوں تک نہیں ہو سکتی۔

مشرقی ممالک میں جمہوریت کی ناکامی کی وجہ یہ نہیں ہے کہ یہ مشرقی طبیعتوں سے میل نہیں کھاتی۔ جیسا کہ اکثر خیال کیا جاتا ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مشرقی ممالک ایک بحرانی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ اور طبیعتیں کسی ٹھکانے پر نہیں آئیں۔ اس کا علاج جیسا کہ معاصر نے بتایا ہے یہ نہیں ہے۔ کہ یہاں کوئی حکومت ہو خواہ ڈکٹیٹر شپ ہی کیوں نہ ہو جو عوام کے معاشرتی توازن کو قائم رکھنے میں کامیاب ہو۔ ایسا علاج محض عارضی تو ہو سکتا ہے مگر اس کی کوئی پائیدار قیمت نہیں ہے۔ صحیح علاج یہی ہے کہ ہمارے سمجھدار اور تعلیم یافتہ لوگ خود بھی آئین پسندی اختیار کریں اور عوام کو بھی آئین پسندی سکھائیں

جمہوری اصول انتخاب کا اصول ہے۔ عوام اپنے نمائندے انتخاب کر کے حکومتی اداروں میں بھیجتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مشرقی ممالک میں انتخابات میں بہت سی خرابیاں اور نقائص ہیں۔ مگر موجودہ زمانے میں بہتر سے بہتر جمہوری ممالک میں بھی ایسی خرابیاں کسی نہ کسی حد تک موجود ہیں۔ محض اس لئے کہ یہاں انتخابات میں زیادہ نقائص ہیں۔ ہم جمہوریت کو غلط طریق حکومت نہیں کہہ سکتے۔ ہمارا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ان خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

یہاں ایک بڑا نقص یہ ہے کہ جو پارٹی انتخابات میں کامیاب نہیں ہوتی۔ وہ بعد میں نعرہ بازی سے عوام کو حکومت کے خلاف کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا کر انہونے مطالبات کا ڈھونگ رچاتی ہے اور پھر یہ دعوے کرنے لگتی ہے کہ عوام ہمارے ساتھ ہیں حکومت کو گھٹنے ٹیک دینے چاہئیں۔ یہ طریق سخت غیر جمہوری ہے۔ اگر واقعی اب عوام ان کے ساتھ ہیں بھی تو ان کو چاہیئے کہ وہ آئندہ انتخابات کا انتظار کریں۔ اگر واقعی عوام ان کے ساتھ ہوں گے تو وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اور ان کو اپنے پروگرام کے مطابق حکومت بنانے کا موقعہ ہاتھ آ جائے گا۔

مگر دنیا کے بعض لیڈروں کا تو باوا آدم ہی نرالا ہے۔ وہ صرف عوام کے جذبات سے کھیلنا ہی بڑا سیاسی کمال سمجھتے ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک . . . . . . سیاسی پارٹی نے تحریروں کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ وہ انتخابات میں تو حصہ نہیں لے گی۔ البتہ اپنی تمام جدوجہد حکومت سے کچھ مبہم قسم کے مطالبات منوانے میں صرف کریگی۔ یہ پارٹی وہ ہے جس کو اپنی اسلام پرستی آئین پسندی اور معقولیت کا نظاہر بڑا ادعا ہے۔ اور جسکا یہ بھی ادعا ہے کہ اس کے پیچھے عوام کی طاقت ہے سوال یہ ہے کہ اگر عوام اسکے ساتھ ہیں تو وہ انتخابات کے ذریعہ کیوں آگے نہیں آتی جو آئینی جمہوری طریقہ ہے۔ کیوں وہ اپنے مطالبات کی بنیاد پر انتخابات نہیں لڑتی؟ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ نہ عوام

سورۂ الحدید کی آیات کا ترجمہ

گزشتہ اشاعت میں سورہ الحدید کی جو آیات کلام اللہ کے زیر عنوان المصلح میں شائع کی گئی تھیں ترجمہ میں کتابت کی غلطیاں رہ گئی تھیں۔ اس لئے ترجمہ پھر شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

— کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالےٰ کے ذکر کے لئے اور اس کے لئے جو اس نے حق اتارا ہے ڈریں اور ان کی طرح نہ ہوں جن کو کتاب دی گئی۔ اور جب ایک عرصہ گزر گیا۔ تو ان کے دل سخت ہو گئے۔ اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔

— جان لو کہ اللہ تعالےٰ زمین کو اس کی موت کے بعد پھر زندہ کرتا ہے۔ ہم نے کھلی کھلی آیات تم پر بیان کر دی ہیں۔ تاکہ شائد تم سمجھ جاؤ۔

— یقیناً صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں اور وہ جو اللہ تعالےٰ کو قرض حسنہ دیتے ہیں۔ ان کے لئے دگنا کیا جاتا ہے۔ اور ان کے لئے اچھا اجر ہے۔

— جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے اپنا اجر اور اپنی روشنی ہے اور جنہوں نے انکار کیا۔ اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ جہنم والے ہیں

— جان لو کہ یقیناً یہ ورلی زندگی لعب ولہو ہے اور زینت باہمی تفاخر اور اموال واولاد کی کثرت اس بادل کی مثال ہیں۔ جن کی روئیدگی کفار کی آنکھوں کو تعجب میں ڈالتی ہے۔ مگر پھر وہ مرجھا جاتی ہے۔ اور تو اسکو زرد ہوا ہوا دیکھتا ہے۔ پھر وہ خشک اور خستہ ہو جاتی ہے۔

— اور جان لو کہ قیامت کو سخت عذاب ملے گا۔ اور اس دن اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور خوشی بھی حاصل ہوگی۔ اور یہ دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے اور کیا ہے؟

— اپنے رب کی مغفرت کے لئے دوڑو اور اس جنت کے لئے کہ جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

— یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑے فضل والا ہے۔

مکمل تعلیم کی تمام خصوصیات اسلام میں موجود ہیں

قرآن مجید کی ایک آیت کی پر معارف تفسیر

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(۲)

دنیا میں جس قدر بدیاں پائی جاتی ہیں خواہ وہ کسی قسم کی ہی کیوں نہ ہوں۔ ان تینوں اقسام میں آجاتی ہیں۔ یا تو بدی ایسی مخفی ہوتی ہے کہ لوگوں کی نظر سے پوشیدہ رہتی ہے۔ یا ایسی ہوتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو بھی اسکا علم ہو جاتا ہے اور انہیں اس سے ذہنی تکلیف پہنچتی ہے۔ اور یا پھر وہ بدی ایسی سخت ہوتی ہے۔ کہ اگر بعض کو اس سے ذہنی تکلیف پہنچتی ہے تو بعض دوسروں کے حقوق اس فعل کی وجہ سے تلف ہو جاتے ہیں۔ ان سب قسم کی بدیوں سے بچنے کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے۔

میں نے اوپر بتایا تھا کہ کامل تعلیم کے لئے جو سب ضرورتوں پر حاوی ہو یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں تمام فطرتوں کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

اس آیت میں جو تعلیم دی گئی ہے اس میں یہ بات بھی موجود ہے۔ کیونکہ دنیا میں بعض انسان ایسے ہوتے ہیں۔ جو فحشاء میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لیکن ظلم کرنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اور اسی طرح کئی ایسے بھی ہوتے ہیں جو ظلم کر کے دوسروں کا مال تو لے لیتے ہیں۔ مگر جھوٹ سے ان کو نفرت ہوتی ہے اور وہ کسی کا حق مارنا بھی پسند نہیں کرتے۔ مگر شریعت کی بیان کردہ وہ بدیاں جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی دل میں کسی کا کینہ رکھنا یا عیب جوئی کرنا یا چغلی کرنا وغیرہ وہ ان میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تین جامع الفاظ رکھ کر ہر قسم کی بدیوں کو اور سب طبائع کی بدیوں کو شامل کر دیا ہے اور ایسا ہی نیکیوں کے ذکر میں بھی ہر قسم کے میلان والوں کو جمع کر دیا ہے۔ عدل کو بھی اور احسان کو بھی اور بلا مبادلہ خدمت کرنے کی طاقت کو بھی۔ اس کے علاوہ ان مختصر سے الفاظ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ بدی سے بچنے اور نیکی کے اختیار کرنے کا راستہ کونسا ہے۔ چنانچہ نیکیاں گناتے ہوئے نیکی کے نچلے درجے کو پہلے بیان فرمایا ہے۔ پھر اس کے اوپر کے درجہ کو پھر اس کے اوپر کے درجہ کو اسی طرح بدیوں کے ذکر کو سب سے پہلے نچلے درجہ کی بدی سے شروع کیا ہے۔ پھر اس سے اوپر کی بدی بیان کی ہے۔ اور پھر اس سے اوپر کی اور اسی طرح انسان کو نیکیوں کے حصول اور بدیوں سے بچنے کا طبعی طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ۔ جو انسان نیکی کے حصول کے لئے کوشش کرنا چاہے۔ اسے پہلے عدل کا مقام اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ پھر احسان کا پھر ایتاء ذی القربیٰ کا اسی طرح جو بدیوں سے بچنا چاہے اسے پہلے بغی سے بچنا چاہیئے۔ پھر منکر سے بچنے کے قابل ہو سکے گا۔ اور پھر منکر سے بچنے کی جد و جہد کرنی چاہیئے۔ پھر کہیں جا کر وہ فحشاء سے بچنے کے قابل ہوگا۔ اس کے برخلاف اسی ترتیب سے اس امر کی طرف بھی راہنمائی کی گئی ہے۔ کہ نیکیوں میں تنزل کی سیڑھی کونسی ہے۔ جو انسان ایتاء ذی القربیٰ کے مقام پر ہے اسے اس پر مضبوطی سے قائم ہونا چاہیئے۔ ورنہ گر کر احسان کے مقام پر آجائے گا۔ اور احسان پر جو کھڑا ہے۔ اسے اپنے مقام کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدل کے مقام پر آگرے گا۔ اسی طرح اس پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔ کہ مجھ میں صرف فحشاء پائی جاتی ہے کیونکہ جو فحشا کا مرتکب ہوتا ہے۔ منکر کا ارتکاب اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ اور پھر بغی کا

غرض اس بیان میں ترتیب کو مدنظر رکھ انسانی ذہن کو اس طرف منتقل کیا ہے۔ کہ نیکی کرنے میں سب سے چھوٹی نیکی پہلے حاصل ہوتی ہے اور بدی کو ترک کرتے ہوئے سب سے بڑی بدی کو پہلے چھوڑا جاتا ہے۔ اس جد و جہد کی مثال سیڑھی کی ہے۔ جو انسان نیکی کی عمارت پر چڑھنا چاہے وہ سب سے پہلے نچلے زینہ پر قدم رکھے گا۔ اور پھر ایک ترتیب سے ترقی کرتا ہوا اوپر تک چڑھ جائے گا۔ اور جو شخص بدیوں کے مقام پر چڑھ چکا ہے اور نیچے اترنا چاہتا ہے اسے سب سے پہلا قدم اوپر کے زینہ پر رکھنا ہوگا۔ اور پھر وہ تدریجاً نیچے آتا جائے گا۔

میں نے اوپر ذکر کیا تھا کہ تیسری خوبی جس کا مکمل تعلیم میں پایا جانا ضروری ہے۔ یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا سب انسانوں کے لئے ممکن ہو یہ خوبی بھی مذکورہ بالا تعلیم میں پائی جاتی ہے جہاں یہ تعلیم نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ وہاں اس پر عمل بھی ہر درجہ اور طبقہ کے آدمیوں کے لئے ممکن ہے۔ وہ نہ تو ادنے اخلاق کی تعلیم دے کر خاموش ہو جاتی ہے۔ کہ اعلیٰ ترقیات کے خواہشمند اس سے تسلی نہ پا سکیں۔ اور نہ اعلیٰ اخلاق کے بیان پر بس کر دیتی ہے کہ کمزور انسان نیکی سے محروم رہ جائیں۔ بلکہ وہ نیکی اور بدی کے تمام مدارج کو بیان کرتی ہے۔ تاکہ بدوں کو بدی چھڑانے میں مدد دے۔ اور نیکوں کی نیکی کے حصول میں اعانت کرے۔ ایک بدی میں ڈوبے ہوئے انسان کو یہ کہنا کہ تو ایسا نیک ہو جا کہ سب دنیا کا سہارا تو ہی ہو۔ اور تو سب کے لئے بمنزلہ ماں کے ہو جا ایسا ہی بے فائدہ ہوگا جیسے ایک الف ب پڑھنے والے کو ایم اے کا کورس شروع کرا دینا۔ اسی طرح ایک اعلیٰ درجہ کے نیک آدمی کو یہ کہنا کہ دیکھو بغاوت اور سرکشی نہ کرو۔ اور ظلم نہ کرو بالکل فضول بات ہوگی۔ جو شرارت میں بڑھا ہوا ہو اس سے پہلے بڑی بدیاں چھڑوائی جائیں تبھی اصلاح ممکن ہے۔ اور جو نیکی میں ترقی کر رہا ہو اسے صرف باریک گناہوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ بدی کی عام راہوں کو تو وہ پہلے ہی چھوڑ چکا ہے۔ اور یہ سب خوبیاں اوپر کی تعلیم میں موجود ہیں۔ وہ بڑی نیکی کی راہیں بھی بتاتی ہے اور چھوٹی نیکی کی بھی۔ اور بڑی بدیوں سے بھی بچاتی ہے اور چھوٹیوں سے بھی۔ اور ہر شخص خواہ کسی درجہ کا ہو اس کو سمجھ سکتا ہے اور اس پر عمل بھی کر سکتا ہے۔

یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اس آیت میں تین درجے بدی کے اور تین درجے نیکی کے بیان فرمائے گئے ہیں۔ چونکہ نیچر میں ہمیں یہ قانون رائج معلوم ہوتا ہے۔ کہ تکمیل سے پہلے ہر شے کو چھ مدارج طے کرنے پڑتے ہیں۔ اس آیت میں گویا روحانی تکمیل کا سب نصاب بیان کر دیا گیا ہے جسے پڑھ کر انسان ساتواں درجہ یعنی کمال کا مقام حاصل کر سکتا ہے جو بدیوں میں ڈوبے ہوئے لوگ ہیں۔ انہیں پہلی جد و جہد بغی سے بچنے کے لئے کرنی پڑتی ہے۔ اس دلدل سے نکلتا ہے تو منکر کا کیچڑ آجاتا ہے۔ اور جب منکر کے کیچڑ سے نکلتا ہے تو فحشاء کے گرد و غبار میں پھنس جاتا ہے جب اس سے نجات پاتا ہے تو عدل کے مرغزار کی حد شروع ہو جاتی ہے اسے قطع کر لیتا ہے تو احسان کا چمن آجاتا ہے۔ اسے طے کر لیتا ہے تو ایتاء ذی القربیٰ کا میٹھوں والا باغ آجاتا ہے اور اس کے آگے جنت ہی جنت ہے۔ اسی مناسبت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس آیت میں بھی ایتاء ذی القربیٰ کو جو ماں کے سے سلوک پر دلالت کرتا ہے۔ تکمیل کا آخری اور جنت سے پہلا مقام بتایا گیا ہے۔ اور جنت کا مقام ذاکر کا ہے جو خدا تعالیٰ میں محو ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے دل میں ڈیرا جما لیتا ہے۔ اور محب اور محبوب دائمی اور نہ ٹوٹنے والے رشتہ میں پروئے جاتے ہیں۔

یہ آیت ہر جمعہ میں خطبہ کے دوسرے حصہ میں پڑھی جاتی ہے اور یہ رواج حضرت عمر بن عبد العزیز اموی خلیفہ کے عمل سے شروع ہوا ہے۔ اس امر سے ظاہر ہے کہ مسلمان ابتداء ہی سے اس آیت کی اہمیت کو سمجھتے رہے ہیں عیسائی اس آیت پر بہت چڑتے ہیں۔ اور وہیری نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ مسلمان اس تعلیم کو اعلیٰ اعلیٰ کہہ کر پیش کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مسیح کی تعلیم سے تو اس کا مقابلہ کر۲) ، جو متی باب ۲۲ ۳۷، ۳۹ میں بیان ہے۔ جہاں لکھا ہے۔ "خداوند اپنے خدا سے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے۔ کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ"۔ حالانکہ مسیح کی اس تعلیم پر عیسائیوں کا فخر بالکل بے جا اور فضول ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مقابلہ میں اس تعلیم کو پہلے خادم کی سی حیثیت حاصل ہے۔

بے شک مسیح نے کہا۔ کہ "خدا سے اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری عقل سے محبت رکھ"۔ مگر سوال یہ ہے کہ دل کس نے دیا جان کس نے دی۔ عقل کس نے عطاء فرمائی۔ اللہ نے۔ پس ان کے ساتھ جو بھی محبت کی جائے گی۔ وہ عدل کے مقام سے اوپر نہیں جا سکتی۔ ہاں عدل کا لفظ اس فقرہ سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ کیونکہ ان چیزوں کے علاوہ۔ اور بھی چیزیں ہیں جنکی قربانی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً۔ احساسات و جذبات جب تک انسان اپنی ہر ایک خواہش ہر ایک ارادہ اور دنیا کی ہر چیز سے بڑھ کر خدا سے محبت نہ کریگا تو وہ عدل کرنے والا نہیں کہلا سکتا۔ بیشک ساری جان سے محبت کرنا اچھی بات ہے۔ مگر کئی لوگ ہیں جو اپنی جان سے بڑھ کر اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں۔ اور کئی ایسی طبائع ہیں جو اپنے دل اور اپنی جان کی نسبت مال سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اور کئی اس فطرت کے ہوتے ہیں۔ جو اپنی عزت و ناموس کی خاطر اپنی جان تک قربان کر دینے سے دریغ نہیں کرتے تو خالی ساری جان سارے دل اور ساری عقل کے لفظ کے اندر ہر قسم کی قربانی اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت جس کو عدل کا لفظ ظاہر کرتا ہے نہیں آسکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسری

جگہ مختلف قسم کے جذبات کو یوں بیان فرمایا ہے۔

"قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ ۣاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ"

کہدے کہ اگر تمہیں اپنے آباؤ اجداد یا اپنی اولاد یا اپنے بھائی یا اپنی بیویاں یا اپنی قوم اور قبیلہ یا اپنے اموال اور تجارتیں خدا اور اس کے رسول سے اور اسکی راہ میں جہاد سے پیارے ہیں تو تم وہ چیز نہیں ہو جو قبول کیئے جانے کے لائق ہو پس انتظار کرو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ آجائے اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

دیکھو اس میں ہر قسم کے انسانوں کے لئے خدا تعالیٰ سے محبت کا معیار بتا دیا ہے۔ بعض لوگ جن میں احسان کی قدر کا مادہ زیادہ ہوتا ہے انہیں اپنے ماں باپ سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے ان لوگوں کے لئے فرمایا۔ کہ۔ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ۔ اگر تم خدا کے مقابلہ میں اپنے آبا سے زیادہ محبت کرتے ہو۔ تو تم ابھی تک مومن نہیں۔

بعض لوگوں کے اندر بقائے نسل کا تقاضا بہت نمایاں ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی اولاد کو سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اَبْنَآؤُکُمْ کا لفظ فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ جب تک تم اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر خدا سے محبت نہ کرو گے اس وقت تک تمہارا ایمان قبولیت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔

پھر کئی لوگوں کو بھائی سب سے پیارا لگتا ہے ایسے لوگوں کے لئے اِخْوَانُکُمْ کا لفظ رکھ کر فرمایا۔ کہ جب تک تم اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ سے محبت نہ کرو۔ تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

کئی ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر شہوت کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور انہیں اپنی بیویاں دُنیا میں سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اَزْوَاجُکُمْ کا لفظ رکھا گیا۔ اور بتایا گیا کہ اس صورت میں۔ جب تک تم اپنی بیویوں کی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے تابع نہ کرو گے۔ تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتے۔

بعض لوگ اپنے قبیلے اور خاندان کو سب چیزوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے لئے عَشِیْرَتُکُمْ کا لفظ فرما کر توجہ دلائی۔ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کو اپنے قبیلہ سے بھی زیادہ نہ چاہو گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

بعض ایسے بخیل ہوتے ہیں کہ جنہیں روپیہ اپنی اولاد اور جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہے بیسیوں ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں۔ جنہوں نے باوجود مالدار ہونے کے۔ اپنی اولاد کے لئے کوئی دوائی تک منگا کر نہ دی۔ اور وہ ان کے سامنے تڑپ تڑپ کر مرگئی۔ تو ایسے لوگوں کے لئے فرمایا کہ اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی محبت پر مقدم نہ رکھو۔ ورنہ کبھی نیکی کا اعلیٰ مقام نہ پا سکو گے۔

بعض لوگ اس طبیعت کے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے ملک اور وطن کی خدمت کو اپنی ہر ایک چیز پر مقدم سمجھتے ہیں۔ اور ان کا نعرہ ہی حب الوطن من الایمان ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں ہجرت کے زمانہ میں ہزاروں لوگ اپنی اولاد جائداد اور اموال چھوڑ کر ملک کی محبت کے نام پر ملک بدر ہو گئے۔ ایسے لوگوں کے لئے فرمایا کہ اگر تمہیں اپنے وطن اور گھر خدا سے زیادہ پیارے ہیں۔ تو تم ابھی مومن نہیں ہو۔

قرآن کریم نے عدل کی یہ مختصر سی تشریح فرمائی ہے۔ اب اس تعریف کے مقابلہ میں "سارے دل" "ساری عقل" اور "ساری جان" والی بات کیا حقیقت رکھتی ہے؟

متی کے اس حکم کا دوسرا حصہ یہ ہے "دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ"۔ اول تو یہی خلاف عقل ہے کہ اس حکم کو پہلے کی مانند قرار دیا جائے۔ بیشک یہ ضروری حکم ہے۔ مگر اسے پہلے حکم کی مانند قرار نہیں دیا جا سکتا۔ خدا تعالیٰ بہر حال مقدم ہے مانند ماننے کا تو یہ مطلب ہے کہ اگر کبھی خدا تعالیٰ کا حکم اور پڑوسی کی خواہش ٹکرا جائیں تو ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔ اور کہیں کہ یہ دونو پہلو برابر ہیں۔ یہ بھی دلیپ ہی پیارا ہے اور وہ بھی۔ ایک کو دوسرے پر کس طرح ترجیح دی جائے۔

اور پھر یہ حکم بھی عدل سے اوپر نہیں جاتا کیونکہ اس میں ہر شخص کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے پڑوسی سے اپنے جیسی محبت کرے۔ تو گویا یہ وہ پہلا مقام ہے۔ جس کو اسلام نے عدل قرار دیا ہے۔ یا زیادہ سے زیادہ احسان کا مقام ہے۔ مگر اسلام اس مقام سے انسان کو اوپر لے جاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ نہ صرف تم عدل کرو اور نہ صرف احسان کرو۔ بلکہ تم بنی نوع انسان سے ایسا سلوک کرو جس میں کسی قسم کی ریاء یا بدلے کی خواہش کا شائبہ تک نہ ہو۔ جس طرح ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے۔ وہ اسے اپنے برابر نہیں چاہتی۔ بلکہ اپنے آپ کو اس کے آرام کے لئے قربان کر دیتی ہے۔

اسکے علاوہ قرآن کریم نے اس آیت میں نیکی اور بدی کے جو مدارج بیان فرمائے ہیں علاوہ پھر جو ان کی ترتیب بیان فرما کر ان سے بچنے کی راہنمائی کی ہے۔ وہ انجیل میں کہاں؟ ۴

جماعت کے سچے مخلصین سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپیل

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اشاعت میں تعاون کے لئے احباب جماعت سے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اپیل کی جا رہی ہے۔ مگر ابھی تک خریداران کی تعداد نا تسلی بخش ہے۔ اگر احباب رسالہ کی امداد اور خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو حضور علیہ السلام کی خواہش کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ حضور علیہ السلام کے ارشادات احباب کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں اگر احباب پوری سعی فرمائیں۔ تو کامیابی یقینی ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۳ء میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اسی جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے۔ تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل نکلے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں۔ بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔

اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا۔ تو یہ واقعہ سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہو گا۔ .... وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں۔ تو اس وقت کے پیسہ کے برابر بھی نہیں ہو گا۔ ...."

اگر احباب جماعت مندرجہ ارشادات کو بغور مطالعہ فرمائیں۔ تو بآسانی اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ حضور کی درد بھری اپیل ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے۔ صرف اور صرف یہی کہ جہاں احباب رسالہ کی خریداری قبول فرمائیں۔ وہاں ذی استطاعت اصحاب عطایا بھی ارسال فرمائیں۔ تا غیروں میں رسالہ بھجوایا جا سکے۔ رسالہ کی سالانہ قیمت صرف دس روپے ہے۔

موصی احباب کے لئے

سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

(۱) جن موصیوں کی طرف سے ۵۲-۱۹۵۱ء کی آمد کا فارم موصول ہوتا جا رہا ہے۔ ان کو سالانہ حساب بھیجا جا رہا ہے۔ جو لوگ بقایا دار ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ بقایا بہت جلد ادا فرماویں۔ یا اپنی معذوری ظاہر کر کے بقایا کی ادائیگی کے لئے قسط تجویز کر کے مجلس کارپرداز کی منظوری حاصل کر لیں۔ کیونکہ صدر انجمن کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زیادہ عرصہ کا بقایا ہو۔ تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے۔

(۲) بجٹ آمد کا پُر کرنا اور ایک مہینہ کے اندر اندر واپس کرنا ہر موصی کے لئے صدر انجمن نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور یہ فارم سال گزر جانے کے بعد پُر کرایا جاتا ہے۔ اس لئے ہر موصی کو اپنی آمد کا حساب رکھنا چاہیئے۔ تا کہ سال کے گزرنے کے بعد اپنی آمد آسانی سے فارم پر درج کر سکیں۔ اس کے لئے ہم نے ایک کارڈ بھی چھپوایا ہے۔ جس پر موصی اپنے چندہ کا حساب رکھ سکتا ہے۔ یہ کارڈ دفتر سے مفت دیا جاتا ہے۔ ہم نے کوشش تو کی ہے۔ کہ یہ کارڈ ہر ایک موصی کو پہنچا دیا جائے۔ اگر کسی کو نہ ملا ہو۔ تو دفتر سے منگوا لیں۔

مصباح ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) اس میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وہ درس قرآن شامل ہوتا ہے۔

(۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔

(۳) عورت کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے۔ (۴) مذہبی۔ معاشرتی اور تمدنی معلومات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے موجودہ مسموم فضاء میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے۔

پس آپ اس کی خریداری میں تعاون فرمائیں۔

خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنائیں۔

۴ پھر قرآن مجید نے اس حکم میں مختلف فطرتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک جامع تعلیم دی ہے۔ مگر انجیل میں ان سب باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے پس قرآن کریم کی تعلیم ہی۔ جامع کامل۔ **قابل عمل اور اعلیٰ ہے** (تفسیر کبیر)

اسلام کی فتح عظیم

مسٹر ڈوئی آف امریکہ کے متعلق پیشگوئی کی بعض جدید تفاصیل

(ماہنامہ خالد مارچ ۱۹۵۳ء)

امریکہ کے ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی نے جب اسلام پر رکیک حملے کئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی شان اقدس میں گستاخی کی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیرت جوش میں آئی۔ اور آپ نے خدا سے خبر پاکر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی، اس کی تفصیل کے لئے حضور کی تصنیف حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرمایئے۔

ہمارے لئے یہ امر مسرت اور ازدیاد ایمان کا موجب ہے کہ ہمارے برادر محترم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ ڈوئی کے ملک میں بیٹھ کر اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر اپنی تحقیق کو پیش کر رہے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات اور پیشگوئیوں میں سے ڈوئی کی موت کا نشان ایک خاص امتیاز رکھتا ہے۔ یہ پیشگوئی ان پیشگوئیوں میں سے ایک ہے۔ جس کا ظہور صرف ہندوستان تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام دنیا کے لئے ایک "نشان" قرار دیا۔ اور اعلان فرمایا کہ خدا تعالےٰ اس نشان کو (اس لئے) ظاہر کرے گا کہ تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے"۔ یہ وہ نشان ہے جس کو حضرت اقدس نے "فتح عظیم" قرار دیا اور جس کی اشاعت قبل از وقت مشرق و مغرب میں نہائت کثرت کے ساتھ خود دشمن کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور جس کے ظہور کے بعد دشمن نے بھی اس کی صداقت کو تسلیم کیا۔ یہ وہ نشان ہے جس میں مقابلہ محض دو انسانوں کے درمیان نہیں تھا۔ بلکہ دو بڑے مذاہب کے پہلوانوں نے اپنے مذہب کی صداقت پر خدا تعالےٰ سے تعلق کو ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ اور خدائے قدوس کی چمکتی ہوئی واضح تجلی نے بالبداہت ثابت کردیا کہ ان الدین عند اللہ الاسلام اور کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک حقیقی اور کامل دین صرف اسلام ہے۔ اور اس کے مقابل پر سب دعوے محض جھوٹے باطل اور ناقابل قبول ہیں۔

(۲)

اعلانِ مباہلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کا اعلان ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں ایک چٹھی کے ذریعہ فرمایا جس کی تفصیل حضور نے حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں بیان فرمائی ہے۔ حضور نے یہ چٹھی اشتہار انگریزی ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کے طور پر شائع فرمائی۔ اور اس میں ڈوئی کو مباہلہ پر بلاتے ہوئے فرمایا کہ:-

"میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے۔ لیکن میں نے اپنی عمر کی کچھ پروا نہیں کی۔ کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا........ تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔"

اشتہار کا نہ صرف ہندوستان بلکہ یورپ اور امریکہ کے اخبارات میں بھی ذکر ہوا۔ حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امریکہ کے بتیس ایسے اخبارات کا حوالہ دیا ہے۔ جنہوں نے اس اعلان مباہلہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ "یہ اخبار وہ ہیں جو صرف ہم تک پہونچے ہیں اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔" پھر اس امر پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے بدقسمت ڈوئی اس کے علم سے بے خبر نہیں رہا۔ خود اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ Leaves of Healing میں اس پیشگوئی کا ذکر کیا۔ اور نہائت حقارت وتعلی کے ساتھ حضرت اقدس کو "ہندوستان کا ایک بیوقوف محمدی مسیح" کے طور پر مخاطب کرکے یہ لکھا کہ

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا۔ اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں۔ تو میں ان کو کچل کر مار ڈالونگا۔"

اور اس طرح سے ڈوئی نے خود اپنے آپکو خدائی تقدیر کا نشانہ بنالیا

(۳)

پیشگوئی کا ظہور

۱۹۰۳ء ڈوئی کے انتہائی عروج کا زمانہ تھا۔ اور جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا اس وقت امریکن پبلک اس بات کا تصور بھی نہ کرسکتی تھی کہ ڈوئی کا انجام ذلت اور دکھ اور حسرت کا انجام ہوگا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب ملک بھر کے اخباروں میں اس کی کامیابی کی دھوم تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے نوشتوں کو پورا ہوتے دیر نہ لگی۔ صرف چار سال ہی بعد مارچ ۱۹۰۷ء کے ابتدائی حصہ میں یہ شخص نہائت درجہ نامرادی اور نکبت کے ساتھ مرگیا۔ اس کے مرنے پر پھر امریکن پریس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو دوہرایا اور دبی زبان سے اعتراف کیا کہ ڈوئی کی موت محمدی مسیح کی فتح ہے۔ جس کو اس بدنصیب شخص نے مچھروں اور مکھیوں سے تشبیہ دے کر کچل دینے کی تعلی کی تھی۔ ان اخباروں کے حوالے اور اقتباسات بھی احمدیہ لٹریچر میں متعدد بار چھپ چکے ہیں۔

(۴)

فتح عظیم کی تفاصیل

یہ پیشگوئی اپنی تمام جہات میں نہائت واضح اور صاف پیشگوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی اعلان فرمایا۔ کہ اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا۔ تو تب بھی اس کی ہلاکت مقدر ہے۔ اور خود ڈوئی ہی نہیں۔ بلکہ اس کے بسائے ہوئے شہر صیحون پر بھی جلد تر ایک آفت آنے والی ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ ڈوئی کو مقابلہ کے لئے بلایا گیا۔ مگر امکان یہی تھا کہ وہ مقابلہ سے بھاگ جائیگا۔ مگر اس کے بھاگنے کے باوجود بھی یہ ہلاکت اس سے نہ ٹلے گی۔ اور نہ صرف وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ذلت کی موت مریگا۔ بلکہ اس کی موت سے بھی بدتر اس کے تعمیر کردہ شہر پر آفت آئے گی۔ چنانچہ یہ پیشگوئی حرف بحرف انہی تفاصیل کے ساتھ پوری ہوئی۔

پہلے تو ڈوئی نے مباہلہ سے انکار کیا۔ پھر اس کے شہر صیحون پر آفت آئی۔ اور اس نے خود اپنی آنکھوں سے اس عمارت کو گرتا ہوا دیکھا جس کی تعمیر میں اس نے ساری عمر صرف کردی تھی اور تمام ذلتوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد محمدی مسیح کی زندگی میں ہی اپنے انجام کو پہونچا

(۵)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدزبانی

ڈوئی کی دریدہ دہنی کا ذکر کرتے ہوئے قلم رکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی گندہ دہنی پر آگاہ ہوکر تحریر فرمایا:-

"یہ شخص .... اسلام کا سخت درجہ پر دشمن تھا......... اور حضرت سید النبیین واصدق الصادقین وخیر المرسلین وامام الطیبین جناب تقدس مآب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا۔ اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ غرض بغض دین متین کی وجہ سے اس کے اندر سخت ناپاک خصلتیں موجود تھیں۔ اور جیسا کہ خنزیروں کے آگے موتیوں کی کچھ قدر نہیں۔ ایسا ہی وہ توحید اسلام کو بہت ہی حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اور اس کا استیصال چاہتا تھا"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۹)

سید المرسلین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (فداہ ابی وامی) کے متعلق اس شخص کی بدگوئی بلاشبہ اس قدر تکلیف دہ ہے کہ ایک مرد مومن کا خون کھولنے لگتا ہے۔ کوئی وجہ نہ تھی کہ مرسل زمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کے تحفظ میں سینہ سپر نہ ہوتے۔ اس بدزبان شخص نے اپنے مریدوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا (نقل کفر کفر نہ باشد)

"میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے جھوٹوں کا نفرت کے ساتھ تصور کرتا ہوں (دخاک بدہن) اگر میں ان کو (جھوٹوں کو) تسلیم کرلوں تو مجھے یہ ماننا پڑے گا کہ اس مجمع میں یا خدا کی زمین کے کسی قطعہ پر ایک عورت بھی ایسی نہیں جو لافانی روح رکھتی ہو۔ مجھے یہ تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ تم عورتیں محض وحشی جانور ہو۔ جو ایک گھنڈ

(باقی ص۷ پر)

ایران نے روس سے سازباز نہیں کی ہے

تہران ۸ر اپریل۔ وزیر خارجہ ایران حسین فاطمی نے بتایا کہ یہ خبر غلط ہے۔ کہ امریکہ نے برطانیہ کی طرفداری ایران کے خلاف کی ہے۔ اور امریکہ ایران کی امداد نہیں کر سکتا۔ اس لئے ایران روس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی خارجہ پالیسی وہی ہے۔

حیدر آباد میں صحت وصفائی کا پروگرام

حیدر آباد سندھ ۸ر اپریل۔ یہاں منگل کو یوم عالمی صحت منایا گیا۔ شہر میں خوب صفائی کی گئی۔ ملیریا کے انسدادی دستے سرگرم عمل رہے۔ فلم کے ذریعہ طلباء اور عوام کو صحت مند رہنے کا درس دیا گیا۔ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسز سندھ اور مقامی سول سرجن نے تقریریں کیں۔

مسٹر ولسن ڈھاکہ جائیں گے

ڈھاکہ ۸ر اپریل۔ مسٹر جی۔ ایم ولسن ڈائرکٹر کولمبو پلان برائے جنوب مشرقی ایشیا جو پاکستان بھارت کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۱۰ر اپریل کو ڈھاکہ پہنچیں گے۔ اور چھ روز کے اندر صوبائی ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیں گے۔ آپ چاٹگام وغیرہ ہوتے ہوئے ۱۶ اپریل کو رنگون چلے جائیں گے۔

روس میں سیاحوں کے داخلہ پر پابندی ختم کردی جائے گی

کوپن ہیگن ۸ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی حکومت ان پابندیوں کو ختم کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ جو اس وقت روس کی سیر کرنے والوں پر لگی ہوئی ہیں۔ روس کے سیاحوں کی جماعت کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ روسی حکومت عنقریب سیاحوں کے داخلے پر عائد کردہ پابندیاں ختم کر دے گی۔

اسلام کی فتح عظیم (بقیہ صفحہ ۶)

یا ایک روز کے لئے کھلونے کے طور پر استعمال ہو سکیں۔ اور کہ تمہارے وجود کو کوئی ابدیت حاصل نہیں ہے۔ اور جب وحشیانہ شہوت والے درندے تم سے اپنی خواہش پوری کر لیں۔ تو تم کتوں کی موت مر جاؤ۔ بس یہ تمہارا انجام ہے۔ یہ ہے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا مذہب" اسی لیکچر میں آگے چل کر گستاخ ڈوئی نے کہا:۔ "محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مذہب میں عیسائی ایک مشرک کا درجہ رکھتا ہے" اس فقرے کے بعد ڈوئی نے نہایت جیشانہ گالی دی اور پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق طعن کیا۔ ہم ان فقروں کو عمداً نقل نہیں کر رہے۔" (لیوز آف ہیلنگ جلد ۔)

اسلام سے گہری عقیدت اور خود اعتمادی رکھنے والی ایک باعمل قوم

باشندگان پاکستان کے متعلق مصری صحافی کے تاثرات

مصر کے ممتاز اخبار "البلاغ" کے مدیر اعلیٰ مسٹر محمد عبدالقادر حمزہ نے ایک مقالہ میں بتایا کہ "پاکستان میں میں نے اسلام سے گہری عقیدت اور خود اعتمادی رکھنے والی ایک باعمل اور پُرجوش قوم دیکھی"۔ مسٹر حمزہ نے لکھا ہے۔ کہ میں نے دو شاندار حقائق کا مشاہدہ کیا اول یہ کہ پاکستانیوں کو اپنے ملک پر بڑا فخر ہے۔ ایک نادار ترین مملکت کی حیثیت سے اس کی ابتدا ہونے کے باوجود پاکستانی اپنی ناداری کو چھپاتے نہیں ہیں۔

ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ ہندوستان کی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ اور اس سے خود اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لئے ہمارے ادارہ میں اور زیادہ استحکام پیدا ہوتا ہے۔ پاکستانی اسے محض ایک عارضی دور سمجھتے ہیں"

اسلام پر اعتقاد

اگر پاکستانیوں کو اسلام پر اپنی قسمت اور زندہ رہنے نیز مخالفانہ عناصر کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی مشترکہ جدوجہد پر گہرا اعتقاد نہ ہوتا۔ اگر پاکستان کے کروڑوں باشندوں کو خود اپنی ذات اور اسلام یعنی اس اصول پر گہرا اعتقاد نہ ہوتا۔ جو ساتویں صدی عیسوی کی طرح آج بھی مسلمانوں کی سالمیت برقرار رکھنے کا ضامن ہے۔ تو پاکستان میں کمیونزم کے لئے بہت سازگار فضا ہو جاتی۔ لقار کی اس جدوجہد سے ان کے فکر و عمل میں کمیونزم کے لئے کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ وہ ہمت اور اعتماد کے ساتھ تمام اندرونی و بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کا مستحکم ارادہ رکھتے ہیں۔

قومی استقامت

مسٹر حمزہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔ کہ "دوسرا سبب وہ قوت اور استقامت ہے۔ جس کا پاکستانی عوام نے اپنی لقار کی جدوجہد میں ظاہر کیا۔ پاکستان میں تقسیم ملک کے وقت جو صورت حال تھی۔ اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ اور نہ اس حالت کا ملک کی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت پاکستانی عوام جائے پناہ۔ غذا۔ روپیہ اور ایک ایسی حکومت سے بھی محروم تھے۔ جو ان کی حفاظت کر سکے۔ پاکستان کو ہر کام بالکل نئے سرے سے کرنا اور سرکاری دفاتر کے لئے ضروری عملہ فراہم کرنا پڑا۔ پاکستان قائم ہونے کے وقت اس ملک کے باشندوں کو ان تفرقہ انگیز عناصر کا کوئی علم نہ تھا۔ جنہوں نے اس کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنا لیا۔ یکایک اس ملک کو سرحد کے دونوں طرف قتل و غارت کا اور لاکھوں محتاج اور فاقہ زدہ مہاجرین کی آمد کا نیز کشمیر کا مسئلہ بھی درپیش ہو گیا۔ جو مشرقی ممالک کا بلاک قائم کرنے کی راہ میں حارج ہے۔

مسٹر حمزہ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ پاکستان کو دیگر مسائل کے علاوہ اب نہری پانی کی کمی کا زبردست مسئلہ بھی درپیش ہے۔ ہندوستان نے پانی کا رخ موڑ لیا ہے۔ جس کے باعث پاکستان کے بہت سے دریا اور نہریں خشک ہو گئی ہیں۔

مشرق وسطی کا ادارہ دفاع

"البلاغ" کے ایڈیٹر نے مشرق وسطی کے ادارہ دفاع کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ پاکستان نے اس ادارہ میں شامل ہونے یا اس سے علیحدہ رہنے کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ موصوف لکھتے ہیں۔ کہ پاکستان کے باشندوں کو تقسیم ملک کے بعد کی وہ تباہی اور بربادی اچھی طرح یاد ہے۔ جو ہندوستان کے ساتھ برطانیہ کی طرفداری کے نتیجہ کے طور پر واقع ہوئی تھی۔ موصوف نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانویوں کو باہر نکالنے کے لئے پاکستانی باشندے جو بہادر سپاہی ہیں۔ مصریوں کے دوش بدوش لڑیں گے۔

مسٹر حمزہ نے اپنے مضمون کے آخر میں پاکستانیوں کی "زبردست قوت مزاحمت" کی تعریف کی ہے۔ جس کے سبب پاکستانی باشندے تمام حالات کا مقابلہ کر سکے ہیں۔ اور ارباب نظم و نسق ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے قابل ہو سکے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسٹر حمزہ نے صنعتی ترقی کے کئی منصوبوں کا ذکر کیا ہے۔ جو ملک کو خود کفیل بنانے کے لئے کئی صوبوں میں شروع کئے گئے ہیں۔

بمبئی کے ۲۱۶ دیہات قحط زدہ قرار دیئے گئے

بمبئی ۸ر اپریل۔ حکومت بمبئی نے دو اضلاع کے ۲۱۶ دیہات کو قحط زدہ علاقہ قرار دے دیا ہے۔ بمبئی کے دیگر علاقوں کے بہت سے دیہات میں بھی اناج کم ہو گیا ہے۔

کلکتہ میں جوٹ کی مصنوعات کی منڈی

لندن ۸ر اپریل۔ کلکتہ کی جوٹ کی مصنوعات کی منڈی میں کساد بازاری کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ان کی قیمتیں اس حد تک گر گئی ہیں۔ کہ یورپ کا کوئی ملک ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حال ہی میں برطانیہ کے صنعت کاروں نے اپنی قیمتیں کلکتہ کے مقابلہ میں گرا دی تھیں۔ لیکن اب ان میں اور کمی ہونے کا امکان نہیں ہے۔

شرنارتھیوں کو معاوضہ جلد ملنے لگے گا

نئی دہلی ۸ر اپریل۔ بھارت کے وزیر آبادکاری مسٹر اجیت پرشاد جین نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ ۲۱ر مارچ تک ۱۱ لاکھ ۹۴ ہزار ۲۸۶ افراد کے دعووں کی تصدیق کی جا چکی تھی۔ یہ لوگ مغربی پاکستان میں اپنی جائیدادیں چھوڑ کر بھارت آئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ بعض لوگوں کے دعووں کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ کہ ان کی وزارت نے شرنارتھیوں کا معاوضہ دینے کی ایک اسکیم بنائی ہے۔ جس پر حکومت غور کر رہی ہے۔ جیسے ہی یہ منظور ہو جائیگی۔ شرنارتھیوں کو معاوضہ دینے کا کام شروع ہو جائیگا۔

وزیر اعظم کی پریس کانفرنس

بقیہ صفحہ اول

غذائی قلت کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا۔ اس کا خاص سبب پانی کی کمی ہے۔ جس کی ابتدا ۱۹۵۱ء میں خشک سالی سے ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں پانی کی قلت اور زیادہ بڑھ گئی۔ اور بالخصوص فصل ربیع کی تخم ریزی کے وقت ان نہروں میں قلت بہت زیادہ رہی۔ جن میں ہندوستان سے پانی آتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کاشت کا رقبہ گھٹ کر بہت کم رہ گیا۔ آپ نے کہا۔ قلت کے بعض معمولی اسباب بھی تھے۔ مثلاً ٹڈیوں کا حملہ ذخیرہ اندوزی اور ناجائز برآمد۔ لیکن پانی کی قلت کے مقابلے میں انہیں چنداں اہمیت حاصل نہیں ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ نہری پانی کے متعلق ہندوستان سے جو جھگڑا چل رہا ہے۔ عالمی بنک کے ذریعہ سے اس سلسلے میں کوئی مفید سمجھوتہ ہو جائیگا۔ عالمی بنک نے یقین دلایا ہے۔ کہ جب تک بنک کی وساطت سے اس معاملے پر غور ہوتا رہے گا۔ طرفین پانی کی فراہمی میں کوئی کمی نہیں کریں گے۔ چنانچہ امید بندھتی ہے۔ کہ اس قضیئے کا مفید حل معلوم کرنے میں عالمی بنک کی کوششیں بار آور ثابت ہوں گی۔ جن سے دونوں کو کافی فائدہ پہنچیگا۔ آپ نے دوران تقریر میں اناج بڑھانے اور قلت کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لئے بعض طویل المیعاد منصوبوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا ضرورت پڑنے پر کوریا سے بھی گیہوں حاصل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ آپ نے فرمایا۔ میں ہر ممکن ذریعہ سے گیہوں حاصل کروں گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے یقین دلایا۔ کہ اس امر کے باوجود کہ کثیر مقدار میں گیہوں درآمد کیا جائیگا۔ حکومت نرخ نہیں بڑھائے گی۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان گاڑیاں چلانے کے متعلق گفت وشنید

کراچی ۸ راپریل معلوم ہوا ہے کہ پاسپورٹ سسٹم کے نفاذ کے بین المملکتی معاہدہ کی توثیق کا اعلان ہونے کے بعد بھارت اور پاکستان کی حکومتیں دونوں ملکوں کے درمیان ریلیں چلانے کے متعلق گفت وشنید کرینگی توقع ہے کہ کل یا پرسوں کراچی اور نئی دہلی میں پاسپورٹ کے معاہدے کی توثیق کا اعلان کر دیا جائیگا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی حکومتیں مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے درمیان سرحدی تجارت کھول دینے کے سوال پر غور کر رہی ہیں۔ اور توقع ہے کہ اس سلسلہ میں بھارت اور پاکستان کے نمائندوں کی کانفرنس کی تاریخ اور جگہ کا بہت جلد تعین کر دیا جائیگا بین المملکتی تجارتی معاہدے کی رو سے یہ کانفرنس اپریل ۱۹۵۳ء سے پہلے پہلے ہو جانی چاہیئے توقع ہے کہ یہ کانفرنس کلکتہ یا ڈھاکہ میں ہوگی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ وزیر تجارت پاکستان مسٹر فضل الرحمن جب گذشتہ مرتبہ مشرقی بنگال گئے تھے تو سرحدی علاقوں میں رہنے والے پاکستانیوں نے مطالبہ کیا تھا کہ سرحدی تجارت کھول دی جائے کیونکہ انکی ان کی روزی کا مدار ہے۔ پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس میں بھی مشرقی بنگال کے نمائندوں نے سرحدی تجارت کھول دینے کا پرزور مطالبہ کیا تھا۔

خواجہ ناظم الدین پھر سندھ کا دورہ کرینگے

کراچی ۸ راپریل معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین جو پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ سندھ میں مسلم لیگ کی انتخابی مہم کے سلسلے میں ایک مرتبہ پھر عنقریب سندھ کے دورے پر جانے والے ہیں۔ توقع ہے کہ خواجہ ناظم الدین سندھ کے انتخابات ہونے تک کئی بار دورہ کرینگے

مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ کے خلاف طلباء کے مظاہرے

کومیلا ۸ راپریل چاندپور میں مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ کے خلاف مظاہرے کرنے کے الزام میں طلباء کی گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں ۵ راپریل تک گرفتار ہونے والے طلباء کی تعداد ۴۳ تک پہونچ چکی تھی بتایا گیا ہے کہ تقریباً ۵۰۰ طلباء ایک جلوس کی شکل میں مظاہرے کرتے ہوئے اسٹیمر گھاٹ کی طرف روانہ ہوئے اور راستے میں ایک آرائشی دروازے کو توڑ دیا۔ یہ آرائشی دروازہ پرانا بازار کے قریب بنایا گیا تھا جہاں مسلم لیگ کی کنونشن منعقد ہو رہی تھی۔ عزیز میدان میں جہاں ایک جلسہ منعقد ہوا وہاں بھی طلباء نے گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے حالات پر قابو پالیا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ چاندپور کورٹ اسٹیشن پر ۱۲۵ طلباء کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس سے پہلے طلباء کے جو جتھے عزیز میدان کی طرف جا رہے تھے پولیس نے انہیں راستے میں بیگم مسجد کے قریب ہی روک کر منتشر کر دیا۔

رحیم ہنگورو کے خلاف فرد جرم عاید کر دی گئی

حیدرآباد سندھ ۸ راپریل آج جب سپیشل ٹریبونل کے سامنے حیدرآباد ڈسٹرکٹ جیل میں رحیم ہنگورو اور اس کے چار ساتھیوں کے خلاف مقدمے کی سماعت شروع ہوئی تو عدالت نے ملزموں کے خلاف دفعہ ۲۹۵، ۲۹۷ اور ۱۰۹ کے تحت فرد جرم عائد کر دی گئی۔ عدالت کا اجلاس کل تک کیلئے ملتوی ہو گیا

کیالالور کا ہندو مسلم فساد تین دن جاری رہا

بنگلور ۸ راپریل۔ یہاں حال ہی میں کیالالور نامی مقام پر جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا اور پولیس نے گولی چلائی تھی اس پر ریاستی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کی گئی جس کا جواب دیتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ یہ فائرنگ حق بجانب تھا۔ انہوں نے بتایا کہ جھگڑا یکم اپریل کو شروع ہوا جبکہ ایک جلوس مسجد کے سامنے سے گذر رہا تھا اور ۳ راپریل تک جاری رہا۔ جبکہ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنیکی ہر ممکن کوشش کی جو ناکام ہو گئی اور اس لئے گولی چلانی پڑی آپ نے کہا کہ بہت سے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تہران میں پھر فساد!

تہران ۸ راپریل آج وسطی تہران میں ڈاکٹر مصدق کے حامیوں اور ان کے مخالفین کے درمیان زبردست فساد ہو گیا پولیس نے پانچ فسادیوں کو گرفتار کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ کے درباریوں کی طرف سے ایک پریس کانفرنس بلائی جائیگی جس میں مصدق کے ان الزامات کی تردید کی جائیگی کہ درباریوں نے مصدق کو قتل کرنے اور ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی تھی۔

تین ممالک کے پاکستانی سفیروں کو واپس بلانے کا فیصلہ

کراچی ۸ راپریل۔ حکومت پاکستان نے اپنے تین سفرا قاضی محمد عیسیٰ، سید میراں محمد شاہ اور مسٹر میر محمد خاں (نواب میر نواز جنگ) کو سفارتی ملازمت سے سبکدوش کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور انہیں واپس طلب کر لیا گیا ہے۔ سید میراں محمد شاہ جو اسپین میں پاکستانی سفیر تھے پہلے ہی کراچی پہنچ چکے ہیں اور اب واپس نہیں جائیں گے۔ مسٹر میر محمد خاں اور قاضی عیسیٰ بھی عنقریب برازیل اور سویڈن سے واپس آ جائیں گے۔ گذشتہ دنوں یہ خبر دی جا چکی ہے کہ مالی پوزیشن کمزور ہو جانے کی وجہ سے حکومت پاکستان نے اپنے پانچ غیر ملکی سفارت خانوں میں عارضی طور پر تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان پانچ سفارت خانوں میں برائے نام اسٹاف کام کرے گا۔

مسلم لیگ ساٹھ سے زیادہ امیدواروں کے خلاف کارروائی کریگی

کراچی ۸ راپریل معلوم ہوا ہے کہ کراچی مسلم لیگ ایڈہاک کمیٹی ایسے مسلم لیگیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو آزاد امیدوار کی حیثیت سے مسلم لیگ کے سرکاری امیدواروں کے مقابلہ میں الیکشن لڑ رہے ہیں ان لیگیوں نے مسلم لیگ ٹکٹ کے لئے درخواست دی تھی مگر انہیں کارپوریشن کا الیکشن لڑنے کے لئے لیگ کا ٹکٹ نہیں ملا۔ لہٰذا انہوں نے آزاد امیدوار کی حیثیت سے کاغذات نامزدگی داخل کر دئے۔

ایسے لیگیوں کی تعداد ساٹھ سے زائد بتلائی جاتی ہے۔

تعلیمی ترقی کے منصوبوں پر نئے تعلیمی سال سے عمل درآمد شروع ہو جائیگا

کراچی ۸ راپریل معلوم ہوا ہے کہ........ نئے تعلیمی سال سے۔ کراچی میں تین نئے اسکول کھولے جائیں گے۔ اسکے علاوہ کچھ اسکولوں میں مزید...... تعلیم دینے کے لئے کلاسوں میں بوگنہ لگائی جائے گی ماہ جولائی سے نئے تعلیمی سال کے شروع ہونے پر تقریباً پانچ ہزار سات سو طلباء کی سکنڈری تعلیم کا بندوبست ہو جائے گا۔ اور آئندہ تعلیمی سال میں کراچی کے اسکولوں میں تقریباً ۱۶ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کریں گے۔ تعداد میں جو اضافہ ہوگا۔ وہ ان تین اسکنڈری سکولوں کی وجہ سے ہوگا جو لالوکھیت ناظم آباد اور پاکستان ایمپلائیز ہاؤسنگ سوسائٹی کے علاقہ میں کھولے جائیں گے۔ گذشتہ ماہ تعلیم کی ترقی کے لئے ڈائرکٹر ایجوکیشن کراچی نے آٹھ نجی تعلیمی اداروں کو ۴ لاکھ پچاس ہزار کی امدادی رقم دی ہے۔ یہ نئے اسکول دو ہزار طلباء کو تعلیم دے سکیں گے۔ جو پرائمری اسکول اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ ان کی تعمیر کا کام مکمل ہونے پر مزید ۲۶ سو طلباء تعلیم پائیں گے۔ پرائمری اسکولوں کے سلسلہ میں۔ مزید سات نئے پرائمری اسکولوں کی عمارتیں جولائی تک مکمل ہو جائیں گی۔ لیکن جب تک محکمہ مالیات سے ان اسکولوں کے اخراجات کی منظوری نہیں موصول ہوتی ہے۔ اس وقت تک ان اسکولوں میں تعلیم جاری نہیں ہو سکے گی۔

جاپان اور پاکستان کے درمیان سمجھوتہ ہونے کی امید

ٹوکیو ۸ راپریل جاپان کے محکمہ خارجہ کو امید ہے۔ کہ اس ہفتہ کے شروع میں پاکستان اور جاپان کے درمیان باقاعدہ تجارتی گفتگو شروع ہو جائے گی۔ جبکہ جاپان کا مصالحتی منصوبہ اور پاکستان کی جوابی تجاویز پر بحث شروع ہوگی۔ محکمہ خارجہ نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ کہ جاپان دس کروڑ مربع گز کپڑا پاکستان کو فروخت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے عوض کپاس کی چھ لاکھ پچاس ہزار گانٹھیں خریدنا چاہتا ہے۔ جاپان کی یہ شرط قطعی نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں مزید گفتگو کا ہر وقت امکان ہے اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ جاپان کے مصالحتی منصوبہ پر پاکستان کی جوابی تجاویز حکومت جاپان کو موصول ہو چکی ہیں۔ جاپانی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق۔ پاکستان کی جوابی تجاویز میں جاپان کو تین کروڑ ۳۰ لاکھ اسٹرلنگ کی قیمت کا پاکستانی مال بشمول چھ لاکھ پچاس ہزار کپاس کی گانٹھیں اور پچاس لاکھ اسٹرلنگ کی قیمت کا جوٹ اور چمڑا پاکستان سے خریدنا پڑے گا۔ اور اس کے بدلے پاکستان اسی قیمت کی چیزیں جاپان سے خریدے گا۔

نئے سیکرٹری جنرل کا انتخاب مکمل ہو گیا

۲۔ اقوام متحدہ ۸ راپریل۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے آج سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوی کی جگہ سویڈن کے وزیر مسٹر ڈیگ ہیمرشولڈ کو نیا سیکرٹری جنرل منتخب کرنے کے متعلق سلامتی کونسل کی سفارش منظور کر لی۔

مصر امریکہ سے فنی معاہدہ کرے گا

قاہرہ ۸ راپریل مصری وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ حکومت مصر امریکہ سے فنی تعاون کا معاہدہ کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتی۔ اگر مناسب شرائط طے ہو گئیں۔ تو مصر امریکہ سے اس قسم کا معاہدہ کرے گا۔

بھارت کمیونسٹ چین کی سرحدوں پر فوجیں جمع کر رہا ہے

نئی دہلی ۸ راپریل بھارت کی شمالی سرحدوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ بھارتی حکومت کمیونسٹ چین کی سرحدوں کے ساتھ ساتھ بہت بڑی تعداد میں فوجیں جمع کر رہی ہے۔ ان اطلاعات کے مطابق بھارت نے خاص طور پر گڑھوال کی سرحدی چوکیوں پر بہت بڑی تعداد میں مسلح افواج تعینات کر دی ہیں۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی سفیر بنائے جائیں گے؟

قاہرہ ۸ راپریل اخبار الاھرام نے۔ اپنی پانچ اپریل کی اشاعت میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ خبر شائع کی ہے۔ کہ ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب وزیر مہاجرین ونشر واشاعت عنقریب مصر میں پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے متعین ہونے والے ہیں۔